اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۹ | مطبوعہ ۳ دسمبر ۱۸۹۶ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - عہ/
ایضاً بیرونجات معہ محصولڈاک - عہ۸/
" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی - عہ۲/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی *

ایڈیٹوریل

اسیطرح جب یہہ سب دیکھو تو جانو - کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ ہی پر ہی " متی ۲۴ - ۳۳ *

" یہہ سب دیکھو " یعنی مسیح کے آنیکی علامتیں منجملہ جنکے یہہ کہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اُٹھینگے - اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائینگے - کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے " ہم آجکل اپنے ہی مُلک میں کیسا صاف دیکھ رہے ہیں - کہ کوئی مہدی اپنے کو ظاہر کرتا - تو کوئی اپنے کو مثیل مسیح ٹھہراتا ہی - اور کتنے ہیں جو اُنکے معتقد و مرید ہو کر بدل و جان اُنکی الٰہی رسالت کو یقین کیے ہوئے ہیں " سچ ہی نفس الامر میں کسیکو کچھ اختیار نہیں - اسی لئے کلام اللہ کی پیشینگوئیاں ہماری ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں - کہ کسی جھوٹھے مسیح یا جھوٹھے نبی کو اپنا سچ ہرگز نہ پائیں لیکن جنکے پاس پیشینگوئیوں کا یہہ بیبہا خزانہ نہیں - وہ بآسانی ہر کسی مدعی مسیحائی کے دام عقیدت میں پھنس جاتے ہیں - جیساکہ ہمارے معزز مرزا موحد صاحب - مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مماثلت مسیح پر پھٹے ہوئے ہیں - اور اُنہیں جو اُنکے خلاف عقیدہ ہیں - اور قادیانی صاحب کی مسیحائی کو تسلیم نہیں کرتے صلواتیں سُناتے - اور جو چاہتے ہیں وزیر ہند میں اُنکی نسبت بُرا بھلا لکھتے ہیں " چنانچہ وزیر ہند مطبوعہ ۱۵ نومبر میں ایک لیڈر آپنے بعنوان " مسیح الزمان " شعر ہذا کے ساتھ شروع کیا ہی " تجھسا کوئی زمانہ میں معجز بیاں نہیں + آگے ترے مسیح کے مُنہہ میں زباں نہیں "

پھر آپ نے اُنکے مباحثہ دہلی کا ذکر کرکے - دہلی والے ایک دوسرے مدعی مسیحائی کی تردید فرمائی ہی - اور قادیانی صاحب کے بڑے گُن گاکے - ہمارے حال پر مہربانی فرمائی - اور لکھا ہی کہ " مگر وہ لوگ خصوصًا ایڈیٹر نور افشاں کہ جو انحضرت کے سامنے تو طفل مکتب کیطرح بیٹھا ہوا جنکا مُنہہ تکتا رہتا ہی - اور پس پشت میں جاکر جو جی میں آتا ہی دھر گھسیٹتا ہی - علی ہذا آجکل اکثر اخبارات میں مسیح الزمان کے خلاف واقعات لوگوں نے لکھنے شروع کئے ہیں جنکو ہم پڑھکر تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں حالانکہ اُن لوگوں کو مسیح الزمان کی خوبیوں اور کمالات کے دیکھنے کا کبھی موقع خواب و خیال میں بھی نہیں ملا - وہ گھر بیٹھے اُنکے خلاف طبع آزمائی کر رہے ہیں " بس اسکے جواب میں صرف اتنا لکھنا مناسب جانتے ہیں کہ ہم صرف ایک مرتبہ معہ لالہ اُمراؤ سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج لودیانہ اور دو ایک معزز اہل شہر کے اُنسے ملنے کے لئے (جبکہ وہ لودیانہ میں مقیم تھے) گئے اور جیسا آپ فرماتے ہیں طفل مکتب کیطرح بیٹھے ہوئے جنکے مُنہہ تکتے رہنے کے لئے نہیں - لیکن صرف یہہ دریافت کرنیکو - کہ آپ جو خلاف عقیدہ عام اسلام - مسیح کی وفات کے قائل ہیں -

مہربانی کرکے یہہ بھی بتلا سکتے ہیں کہ اُسکی صورت وطرح وفات کیا تھی۔ اور جو جواب آپنے دیا ہم نے اُسی ہفتہ کے نور افشاں میں شایع کر دیا۔ دوسرا سوال بیبل مقدس کی اصلیت وتحریف کے بارہ میں تھا۔ جسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہہ ایک طویل اور بحث طلب بات ہے جسکی نسبت حالت موجودہ میں وہ کچھ بھی نہ بولے۔٭ اور ایک مرتبہ حسب الطلب۔ اُس مشہور مباحثہ میں مرزا صاحب کو دیکھا جو لودیانہ میں مولوی محمد حسن صاحب کے مکان پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ ہوا تھا۔ وہاں کسی تیسرے شخص کے ہونے کی ضرورت نہ تھی۔٭ موحد صاحب کو یوں تو اختیار ہے کہ وہ قادیانی صاحب کو مسیح الزمان کہا۔ بلکہ جسکے روبرو بقول اُنکے مسیح بھی بے زبان ہے۔ سمجھیں۔ لیکن مناسب نہیں کہ وہ اَوروں کو۔ جو اُنکے ایسے جھوٹے الہام اور مثیل مسیح ہونے کے دعوی کو قبول نہ کریں۔ بُرا بھلا کہیں۔٭

خداوند مسیح۔ جسکے مسیحی منتظر ہیں۔ جب پھر دنیا میں تشریف لائیگا۔ تو اُسکو مولویوں اور پنڈتوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کتابیں چھپوا کے فروخت کرنے۔ اور اشتہارات جاری کرنیکی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ "کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھ کے پچھم تک چمکتی ویسا ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا۔" پس موحد صاحب ہم سے ناراض نہ ہوں۔ کیونکہ ہم مسیحی لوگ کسی مثیل کے منتظر نہیں۔ بلکہ مسیح ہی کے منتظر ہیں۔ جسکے لئے بوقت صعود فرشتوں نے رسولوں سے کہا کہ "اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا اُسیطرح جسطرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آویگا۔" اعمال ۱-۱۱۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحیوں نے قادیانی صاحب کے دعوٗوں اور الہاموں پر مطلق توجہ نہ کی۔ اور یہی بھی یوں۔ کہ قادیانی صاحب محمدیوں ہی کے سامنے اپنی مسیحائی کو پیش کر رہے ہیں۔ اور اُنکا رقیب بھی جو دہلی میں کھڑا ہوا وہ محمدیوں میں سے ہے۔ مسیحیوں کو ایسی بے سود باتوں سے کچھ سروکار نہیں۔ موحد صاحب ناحق ہم پر اپنی خفگی ظاہر کرتے ہیں۔٭

ہمارے خداوند نے اپنے پہاڑی وعظ میں شاگردوں سے فرمایا۔ کہ "مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں۔ اور ستاویں۔ اور ہر طرح کی بُری باتیں جھوٹھ سے تمہارے حق میں کہیں۔" متی ۵-۱۱۔ پس کچھ تعجب نہیں جبکہ ہم لوگوں کو یہہ کہتے ہوئے۔ اور اخبارات غیر اقوام میں یہہ شایع ہوتے ہوئے سُنتے۔ اور پڑھتے ہیں کہ عیسائی لوگ بُرے ہیں۔ مُلک کے بدخواہ ہیں۔ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور یہہ نہ صرف ہندوستانی عام عیسائیوں کی نسبت کہنے پر اکتفا کرتے۔ بلکہ غیر ملکی مسیحی مشنریوں کے حق میں بھی ہر طرح کی بُری باتیں مشہور و مشتہر کرکے اپنا دلی بخار نکالتے ہیں۔٭ چنانچہ قیصر الاخبار مطبوعہ ۱۴ نومبر خبروں کے صیغہ میں لکھتا ہے کہ "لنڈن کے جلسہ پادریان میں ہندوستان کے پادریوں کی نسبت بیان ہوا کہ اُنکا چال چلن بہت نکما ہے۔" اب ہم ایسے صریح الزام کی نسبت کیا کہیں۔ کون منصف مزاج ہندو یا محمدی جو پادریوں کے چال چلن۔ اور اُنکی سیر ہا کارروائیوں سے واقف ہے ایسی بات کو یقین کریگا؟ ہم نے ولایتی حکام اور معزز دیسی ہندو و محمدیوں کو پادری صاحبان کے کاموں۔ اور اُنکے اخلاق اور نیک چال چلن کا معترف و شناسا پایا۔ اور اکثروں کو یہہ کہتے سُنا کہ اُنہوں نے سب کچھ اچھا کیا۔" لیکن شاید ہمارے ہمعصر کو کسی پادریوں کے جلسہ لنڈن سے یہہ ٹیلیگرام پہنچا ہو کہ اُنمیں ہندوستان کے پادریوں کا چال چلن نکما بیان ہوا ہے۔ ہم تو ابتک یہی دیکھ اور سُن رہے ہیں کہ یورپ و امریکہ کی مشنیں جو غیر ممالک میں انجیل کی خدمت کر رہی ہیں۔ اُنکے ریپرزنٹیٹو سب اپنا کام بسر گرمی اور بدیانت و امانت کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں روپیہ اوہنے نے کار گذار اُن ملکوں میں پھیلا مسیح کی بادشاہت کو دُنیا میں پھیلانے میں مسرور و مطمئن ہیں۔٭ ہاں قیصر الاخبار کی نظر میں پادریوں کا چلن نکما معلوم ہو تو تعجب ہی کیا ہے "ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است"۔٭ خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں کو پہلے ہی جتلا دیا۔ اور اُنہیں مبارک کہا۔ جبکہ دُنیا کے لوگ اُنہیں لعن طعن کرتے۔ ستاتے۔ اور ہر طرح کی بُری باتیں اُنکے حق میں جھوٹھ سے کہتے ہیں٭

کیفیتِ سفر

۲۹۔ اکتوبر کو صبح کے سات بجے ہم جیپور سے روانہ ہو کے ۱۰ بجے داخل اجمیر ہوئے۔ اور پادری تاراچند صاحب متعلق چرچ مشن کے مکان پر پہنچے۔ جہاں مولوی صفدر علی صاحب۔ اور رتلام کے ڈاکٹر احمد شاہ صاحب۔ جنہیں دیکھنے اور ملنے کا مدت مدید سے اشتیاق تھا ملے۔٭ پادری تاراچند صاحب نے بمصداق "دہ درویش در گلیمے بخسپند" ہم کو وہاں فروکش ہونے۔ اور سب طرح سے بآرام و اطمینان رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔٭ آپ ایک تجربہ کار مسیحی۔ اور خوش اخلاق و مہمان پرور خادم الدین ہیں۔ اور قریب پانچ برس سے وہاں چرچ مشن کے متعلق کام کر رہے ہیں۔٭ چرچ مشن کا اجمیر میں کوئی گرجا ابھی تک تعمیر نہیں ہوا۔ لیکن سرکاری میگزین کے ایک وسیع مکان میں اُن کی اتواری وہفتہ واری عبادتیں ہوتی ہیں۔ مسٹر جیمس فلیمین کیپٹی گسٹ اور صاحبدیال صاحب بیدی انجیلی وعظ کرتے ہیں۔ اور ایک سکول بھی جاری کیا گیا ہے۔ پادری صاحب موصوف کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ جن مشکلات کا ابتدائی کام میں اُنہیں مقابلہ کرنا پڑا وہ رفع ہو گئیں۔ اور مشن کا کام باطمینان چل رہا ہے٭

۱۸۶۲ء میں بیاور (نیانگر) کے بعد اجمیر میں سکاچ یونیٹڈ پریسبٹیرین مشن قایم ہوا۔ اور پادری جان رابسن صاحب

(حال ڈپٹی) نے۔ جو گذرے موسم سرما میں ولایت سے برس ہیں ایک بعد پھر بطور بار دیگر راجپوتانہ کی کلیسیاؤں کو دیکھنے۔ دیسی مسیحیوں سے ملنے اور انہیں مسیحی صلاح و نصیحت دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ سرگرم دعاوں۔ اور مسیحی استقلال کے ساتھ انجیلی کام کو شروع کیا۔ ۱۸۶۲ء میں آپ کی تعلیم سے موثر ہو کے ایک نوجوان جینی نے اوّل بپتسمہ پایا۔ اُسکے لمبے بال کاٹے گئے جینی کا لباس اُتارا گیا۔ اور عیسیٰ داس نام رکھا گیا۔

بابو عیسیٰ داس برسوں تک اجمیر اور اودیپور میں منادی کا کام کرتے رہے۔ اور سنہ رواں میں بمقام اودیپور رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے۔ اسی زمانہ میں پادری جیمس گرے صاحب نے۔ جو ابھی تک اجمیر میں سینیئر مشنری ہیں۔ اپنی آمد سے مشن کو تقویت دی۔ منادی اور تعلیم کا کام شروع ہوا۔ گرجا اور مشن ہوس تعمیر کرایا گیا۔ دیہاتی مدرسے کھولے گئے۔ اور اجمیر کے قریب ایک عیسائی بستی جس کا نام بالکس پورہ ہے۔ اور جہاں کے باشندے کاشتکاری کرتے ہیں۔ آباد ہوا۔

تھوڑے عرصہ بعد شہر میں ایک شفاخانہ مشن کی طرف سے کھولا گیا۔ جو آجتک جاری ہے۔ اور اجمیر و اسکے دیہات متعلقہ کے ہزارہا آدمیوں کو روحانی و جسمانی ادویات تقسیم کی گئیں۔ اور بہتوں نے اس شفاخانہ کے ذریعہ فائدہ حاصل کیا۔ اگر ۱۸۶۲ء کے اجمیر سے۔ اسوقت کے اجمیر کا مقابلہ کیا جائے۔ تو ایک فرق عظیم نظر آئیگا۔ آبادی دوگنی نہیں تو ڈیوڑھی ضرور ہو گئی۔ اور شہر کے باہر ہزارہا مکانات پختہ اور کوٹھیاں علاوہ ریلوے سٹیشن اور ورکشاپ کے تعمیر ہو گئی ہیں۔ ہر ملک و قوم کا آدمی یہاں نظر آتا ہے۔ اور مختلف کلیسیاؤں کے عیسائی دیگر شہرہائے ہندوستان سے آکر اجمیر میں بوجہ ملازمت سکونت پذیر ہیں۔ میتھوڈسٹ مشن کا کام بھی یہاں جاری ہے۔ اور ایک گرجا۔ اور مشنری و انجیلی کارگذاروں کے لئے مکانات تعمیر ہو گئے ہیں۔

ہمارے لایق و فایق مسیحی ڈاکٹر احمد شاہ صاحب اجمیر کے جلسہ مشنریان و دیسی واعظین۔ اور اس کارروائی کی جو ۲۰۔ اکتوبر کو عمل میں آئی۔ کیفیت لکھ چکے ہیں۔ لہذا اسکو دوہرانا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ صرف اتنا ذکر کرنا کافی ہے کہ ۲۰۔ اکتوبر کو اجمیر کا وسیع گرجا ولایتی اور ہندوستانی مسیحیوں سے اسقدر معمور تھا کہ ہم نے ایسا پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ یقیناً جو کام اجمیر میں ابتک ہوا اور ہو رہا ہے پرامید اور اطمینان بخش معلوم ہوتا ہے۔ (باقی پھر)

مُراسلات

The Study of the Christian Evidences.

یعنی

کتاب مسیحی شہادتوں کے مطالعہ کے ترجمے پر ریویو

ناظرین کو واضح ہو کہ ایڈنبرا کے ایک نامی گرامی پادری الگزنڈر میر صاحب نے مسیحی مذہب کی شہادتوں کے مشاہدات کی بابت ایک نہایت عمدہ کتاب تصنیف کی ہے۔ لیکن بوجہ انگریزی زبان میں ہونے کے صرف انگریزی خواں صاحبان کو اس سے فایدہ تھا۔ مگر اس ملک کے انگریزی سے ناواقف صاحبان کیواسطے اُسکا عدم وجود برابر تھا اور وہ اس عمدہ تصنیف کے عالی اور بیش قیمت خیالات سے کچھ فیض نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ تاوقتیکہ کوئی لایق و فایق انگریزیدان اپنی عالی ہمتی سے اُسکا ترجمہ اُردو زبان میں کرتا۔ مگر یہہ کام کچھ آسان نہیں تھا۔ کیونکہ یہہ کتاب نہایت مشکل۔ اور دقیق مسایل اور عالی خیالات سے پُر تھی۔ اور اسکی عبارت ایسی مشکل اور دقیق تھی۔ کہ ایسا ویسا انگریزیدان اسکو مشکل سے سمجھ سکتا تھا۔ ترجمہ کرنا تو درکنار۔ پُر رشک کا مقام ہے کہ منشی حسن علی صاحب تقبیر نے اس کام کا بیڑا اُٹھایا اور بفضل الہی اب اس اہم کام کو باوجود دیگر کاروبار ملازمت وغیرہ کے بخیریت انجام تک پہنچایا۔

ڈاکٹر الگزنڈر میر صاحب جنہوں نے یہہ کتاب انگریزی میں تصنیف کی ہے ایک بڑے عالم و فاضل۔ اور بڑے عمیق۔ اور باریک خیال کے اول درجے کے دانا آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ طرز کتاب نہایت سادہ اور مدلل ثبوت دین عیسوی سے جو اُنکی تصنیف بے نظیر میں پائے جاتے ہیں۔ اُنکی لیاقت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ یہہ کتاب دین عیسوی کے نہایت بھاری مسایل کی حقیقتوں کی گویا ایک عمدہ اور قیمتی تصویر ہے۔ اور مخالفین کے خیالات کی تردید کے لئے کافی و وافی ہے۔ صاحب مترجم کی ہمت بھی کم نہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے محنت کثیر اور کوشش بلیغ سے ایسی مشکل اور بڑی کتاب کا ترجمہ کرنا گوارا کیا۔ اور اس کام کو انجام تک پہنچایا۔ یہہ کوئی لفظی ترجمہ نہیں۔ بلکہ مترجم صاحب نے اسکا فری ٹرانسلیشن کیا ہے۔ جو نہایت شستہ۔ پاکیزہ اور بامحاورہ ہے۔ اور عبارت آرائی بھی کم درجے کی نہیں۔ موجودہ زمانہ کی علمی ترقی کے اعتبار سے یہہ کتاب زبان اُردو میں مسیحی مذہب کی کتابوں میں سے ایک ہوگی جو غیر مسیحی عالم و فاضل اشخاص کے ہاتھوں میں۔ جو دین عیسوی کے متلاشی ہوں دیجا سکے۔ ایسی تصنیفات کی اشد ضرورت بھی ہے کیونکہ زمانہ روز بروز علم و عقل میں ترقی پر ہے۔

اس علمی اور مدلل کتاب کے اُردو ترجمے کے پانچ باب ہیں۔ جو ابتک پبلک کے روبرو پیش ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اسکا پہلا باب ”مسیحیت اور علم طبعی“ رسالے کی صورت میں

اٹھیسر شن پریس را جو نانہ میں چھپ چکا تھا:۔ دوسرا باب "عہد جدید کی صحت کا تواریخی بیان" بذریعہ نورافشاں شایع ہو چکا ہے:۔ تیسرا باب "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" بھی نورافشاں میں چھپ چکا ہے:۔ اور چوتھا باب "مسیحی معجزات" بھی نورافشاں میں نکل چکا ہے۔ اور پانچواں باب "مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا" ۲۴۔ اکتوبر کے پرچہ میں اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ اور یوں یہہ پانچوں باب چھپ چکے ہیں ✦

باب اوّل "مسیحیت اور علم طبعی" پر نورافشاں* میں ایک مختصر ریویو لکھا گیا تھا:۔ اس کتاب کے دوسرے باب میں "عہد جدید کی صحت کے تواریخی بیان" پر بحث کی گئی ہے:۔ اس ضمن میں نہ صرف انجیل مقدس کے مورخوں کی تاریخ کے حوالے درج کئے ہیں۔ بلکہ دیگر ممالک کے مورخوں کو گواہ طلب کیا گیا ہے۔ اور اُنکی تحریرات سے اُسکی صحت کا ثبوت نکالا گیا ہے:۔ اور زمانہ قدیم کی ہر ایک صدی کی کلیسیاؤں کے جا بجا قایم ہونے اور انجیل مقدس کے مختلف زبانوں میں ترجمہ ہونیکا اور اس ہی مروجہ انجیل کے اُسوقت مروج ہونیکا ثبوت دیا گیا ہے:۔ اور زور کے ساتھ اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ تمام ملکوں کی کلیسیاؤں نے اس ہی عہد جدید کو بلاع جان رسولی زمانہ میں۔ اور اُسکے بعد بھی قبول کیا:۔ بدعتیوں کے اقتباسات سے بھی عہد جدید کی صحت کا ثبوت دکھلایا گیا ہے:۔ غرضکہ از روئے تواریخ اسبات کا تسلی بخش ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ موجودہ انجیل مقدس وہی ہے۔ جو رسولوں کے زمانہ میں موجود تھی:۔ کیونکہ نہ صرف گھر کی گواہی اسکا ثبوت ٹھہرتی ہے۔ بلکہ مخالف اور دشمن اسکی صداقت کے گواہ ہیں:۔ پس اس حالت میں شک کا مقام نہ رہا کہ موجودہ انجیل جو ہمارے ہاتھوں میں ہے وہی ہے جو زمانوں سے مستند اور مروج ہے:۔

اس کتاب کے تیسرے باب میں جس کا عنوان "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت ہے" اُس بے نظیر شخص کا ذکر کیا گیا ہے:۔ جس کا ہمتا صفحہ عالم پر نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ جسپر ایمان لانے کے لئے اب ہر ایک فرد بشر کی دعوت ہوتی ہے ✦

سب سے اوّل یسوع کی معصومیت کا بیان کرتے ہوئے اسکو بے نظیر ثابت کیا گیا ہے۔ انجیل مقدس کی اور بہت سی آیات سے اس کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اور اسکی کیفیت زندگی بول۔ چال اور کام میں اسکو بے گناہ ثابت کیا گیا ہے۔ اور بمقابلہ دیگر انبیا و دیندار اشخاص زمانہ سلف کے ہر ایک نیک و پاک رفتار و گفتار میں اول درجے کا حلیم۔ صاحب استقلال۔ اعلیٰ ترحکمت والا۔ صبر۔ اور خالص اعلیٰ محبت والا ثابت کیا گیا ہے:۔ پھر یسوع کی اخلاقی کاملیت کے سبب سے اسکی شخصیت میں افضل قوت اور طاقت کا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ جس کا اثر عجیب طور سے اُسکے حقیر و گمنام شاگردوں پر ہوا۔ جو اُسکی تاثیر سے ایسے زبردست ہو گئے۔ کہ اُنہوں نے "جہان کو پلٹ دیا":۔ پھر یسوع مسیح کی تعلیم سے اُس کی عدیم النظیر شخصیت کا اظہار کیا ہے۔ اسکے طریق کلام اور مضامین النصیحت کے عجیب ڈھنگ سے بے نظیر ہونا ثابت کیا ہے۔ پھر اُسکے مقصد کی عمومیت سے جس سے کہ وہ تمام بنی آدم کو یکساں شرائط پر اپنی مذہبی روحانی سلطنت میں شامل کرتا ہے۔ بے نظیر ثابت کیا گیا ہے۔ اسمیں (یعنی مسیح میں) الٰہی ذات کے کمال کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ خدائے مجسم اور ابن اللہ تھا۔ اور خدا کے شایاں عظمت سلطنت۔ عالم الغیبی۔ خود مختاری۔ پاکیزگی۔ عدالت نیکی۔ دانائی اور قدرت وغیرہ وغیرہ صفات سے اُسکی فوق الخلقت شخصیت کا ثبوت دیا گیا ہے:۔ یہہ تمام باتیں ایک محقق و متلاشی دین حق کو راہ حق پر لانے کے لئے بہت بہا مفید ہیں۔ اور اُمید ہے۔ کہ اس کتاب سے بہت لوگ نور ہدایت حاصل کرینگے۔ اور طریق نجات کو پائینگے ✦

سچے مذہب کے ثبوت کے لئے ضروری ہے کہ معجزات اسمیں ایسے پائے جائیں جو محقق کو قایل کرسکیں۔ کہ یہہ کام انسانی نہیں۔ بلکہ قدرت الٰہی ہے:۔ اور فوق الخلقت اور فوق العادت ہوں۔ نہ کہ معمولی یا جیسے ہوں:۔ اسلئے چوتھے باب میں "مسیحی معجزات کا بیان" کیا گیا ہے:۔ اول ہیوم اور دیگر معترضوں کے اعتراضات کے جواب اسبارہ میں عمدہ طور سے دئے گئے ہیں۔ بعض مسیحیوں کے اس غلط خیال کی تردید کی گئی ہے۔ جو سمجھتے ہیں کہ بغیر معجزات کے ماننے کے وہ مسیحیت میں مضبوط رہ سکتے ہیں:۔ تھیوڈور پارکر اور بیڈن پاول وغیرہ صاحبان کے خیالات دربارہ معجزات دکھلا کر اُن کی ضرورت کا ہونا ثابت کیا گیا ہے معجزات کو الٰہی پیغمبری کی اسناد ٹھہرایا گیا ہے۔ الہام کے ساتھ معجزات کا ہونا ضروریات سے ثابت کیا گیا ہے۔ موزلی۔ ہنسل۔ مل۔ اور ٹنڈر صاحبان کے اقوال اسکی نسبت پیش کئے گئے ہیں:۔ انجیل مقدس میں سے خداوند مسیح کے اقوال سے ثابت کیا ہے۔ کہ اُسنے بھی معجزات کو اپنی رسالت کا ثبوت ٹھہرایا:۔ نیچر کے پابند لوگوں کے لئے کئی ایک دلیلیں دی ہیں۔ اور معجزات کو نیچر کے خلاف نہیں بلکہ بڑھکر ثابت کیا ہے:۔ کئی ایک مثالوں سے اسکو بہت صاف کرکے دکھلایا ہے۔ معترضوں کے اعتراضوں کے عمدہ جواب دیئے ہیں۔ اور معجزات کو مذہب کے ثبوت کے لئے امر ضروری بتایا ہے:۔ مسیحی مذہب کا بڑا ثبوت اسکے بڑے عجیب و غریب معجزے ہیں۔ جو ہمارے خداوند کے معمولی کاموں اور بیانوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن سے وہ فوق الفطرت شخص ٹھہرتا ہے:۔ اس بات کا ذکر بھی کیا گیا ہے کہ جبکہ یسوع مسیح خدائے مجسم تھا۔ تو ضرور تھا۔ کہ وہ اعجازی اظہارات کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اور جو معجزات ہمارے خداوند نے کئے وہ طفلانہ۔ بے معنی عجیب المخلوقیاں نہ تھیں۔ بلکہ ذات الٰہی کے کارنمایاں تھے۔ جو وقت بوقت موقعہ بموقعہ بنی آدم کی بہتری اور آرام کے واسطے ظہور میں آئے:۔ اور وہ نہ صرف مسیح کی رسالت اور اُسکی تعلیم کی اسناد ٹھہرے۔ بلکہ وے صداقت

* دیکھو نورافشاں نمبر ۳۵ جلد ۱۹ مطبوعہ ۳۰۔ اگست ۱۸۹۱ء

کی تعلیم دینے - اور بیان کرنیکا حقیقی وسیلہ تھے ۰۰ مسیح کے تمام معجزات ایک قسم کے نہیں - بلکہ انواع و اقسام کے اور تمام خلقت پر - ہوا اور سمندر پر - نباتی اور حیوانی سلطنتوں پر - انسان کے جسموں اور دلوں - عالم موت اور ارواح خبیثہ پر مؤثر ہوئے - اور یہہ تمام معجزات مسیح کے اختیار اور اُسکی تعلیم کے کامل اقتدار پر دال ہیں - اور اُسکی تعلیم و نصیحت کے خدا کیطرف سے ہونیکا ثبوت ٹھہرے ہیں ❊

اگرچہ مسیح کی عدیم النظیر شخصیت "بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی - اور اُسکے عجیب و غریب معجزات کا ہونا بھی ثابت ہوگیا - لیکن اگر یہہ منظیر شخص بنی آدم کے عوض اپنی بیش قیمت جان نہ دیتا - اور صلیبی موت کو برداشت نہ کرتا - تو گنہگار انسان کو اُس سے کم فایدہ پہنچتا ۰۰ بنی آدم کی نجات کے لئے اس نجات دہندہ کو دُکھ - مصیبت - اور موت کا سہنا ضرور تھا - اس لئے پانچویں باب میں مسیح کے جی اُٹھنے کا بیان کیا ہی - اسکے بارہ میں لکھتا ہی - کہ عہد جدید کو پڑھتے ہوئے اس بات پر نہایت زور پایا جاتا ہی - کہ مسیح مر گیا - اور پھر زندہ ہوگیا ۰۰ اور اس لئے یہہ تعلیم گویا سچی شہادتوں کی محراب کا ایک ڈاٹ ہی ۰۰ گنہگار آدمی کے لئے یہہ بات لازمی ہوچکی ہی کہ وہ مشرن دیکھے - لیکن وہ جو پاک و قدوس ٹھہرا وہ کیونکر مشرن دیکھے اور موت کے بند میں رہے ہی ۰۰ ممکن نہیں کہ وہ جو خدا کا قدوس - پاک - اور بے ضرر - اور بیداغ گناہ سے ناآشنا تھا موت کے بند میں رہتا - مسیح کے جی اُٹھنے کا ثبوت اناجیل سے بخوبی دیا گیا ہی - اور بیشمار آیات پیش کی گئی ہیں - اور بہت سے چشم دیدہ گواہوں کی گواہیاں انجیل سے نقل کی گئی ہیں - اور کئی ایک منکر نکتہ چینوں کی تحریرات سے بھی اس کا ثبوت دیا گیا ہی - اور معترضوں کے اعتراضات کے جواب بھی دئے گئے ہیں ❊

غرضکہ یہہ نہایت عمدہ مسیحی شہادات کی بینظیر کتاب تھی جس کا کہ ترجمہ سفیر صاحب نے نہایت جانفشانی اور محنت سے کیا ہی - یہہ نہایت قابل قدر ہی - اور ضرور ہی - کہ جسقدر جلدی ہوسکے یہہ ترجمہ نور افشاں سے لیکر ایک کتاب کی صورت میں چھپ جائے - تاکہ اس سے بہتوں کو فایدہ پہنچے -

اگرچہ یہہ کتاب سفیر صاحب کی تصنیف نہیں - بلکہ وہ صرف مترجم ہیں - لیکن مُصنف اور مترجم دونوں صاحبان عالم و فاضل ہیں - مُصنف نے زبان انگریزی میں اپنے نادر خیالات ظاہر فرمائے اور مترجم صاحب نے زبان اُردو میں اُسکے مضامین کی خوبی اور عمدگی کو عمدہ طور پر دکھلایا اور ایسا ترجمہ کیا کہ گویا یہہ تمام مضامین انکے اپنے ہی دل کی پرجوش حقیقتیں ہیں ۰۰ مترجم صاحب خود تو اسکو چھپوا نہیں سکتے - لیکن اگر پہلے اسکی خریداری کی خاطر خواہ درخواستیں آجائیں - تو یہہ امر ممکن ہی - میری رائے میں یہہ کتاب تعلیم یافتہ گروہ کے لئے جو مسیحی مذہب کی تحقیق کے خواہاں ہیں ایک نادر کتاب ہوگی - اور بہت لوگ نجات کی خبر پاکر راہ حق پر آجاوینگے ۰۰ میری دُعا ہی کہ خدا سفیر صاحب کی محنت پر برکت بخشے اور اس کتاب کو بہت سی روحوں کو مسیح کے پاس لانیکا ذریعہ بناوے ❊

راقم (پادری) جیل سنگھ - از لودیانہ

کارسپانڈنس

جناب معزز ایڈیٹر صاحب

سلام آپکے فٹ نوٹ کے جواب میں جو آپ نے بہ نسبت تبدیلی نام خدابخش نور افشاں مطبوعہ ۲۲ - اکتوبر ۱۸۹۱ء صفحہ سات کے کالم اوّل میں درج فرمایا ہی چند الفاظ تحریر کرنے مناسب سمجھتا ہوں گوشتہ اخبار میں جگہ دیکھا - خدابخش اور متیھو کے معنوں میں ایک بال بھر کا فرق نہیں ہی ❊ متیھو کے معنی خدابخش ہی ہیں متیھو لفظ عبرانی ہی مخفف متن اور تھایا ہی - متن کے معنی ہیں بخش - اور تھایا کے معنی یہوا یعنی خدا پس متیھو کے معنی ہوئے بخشش خدا کی یعنی خدابخش ❊

جناب من نام کی تبدیلی کا رواج اگرچہ ضروری نہیں تاہم آجکل کا نہیں بلکہ ہمارے مبارک خداوند کے وقت سے چلا آتا ہی - چنانچہ اُس مبارک نے یہہ نام متیھو ایک شخص بنام لیوی جو محصول کی چوکی پر بیٹھا تھا جب خداوند نے خود اسکو رسالت کیواسطے بلایا بخشا علاوہ ازیں شمعون کا نام پطرس رکھا اور یعقوب و یوحنا کا نام بوانرجس یعنی بنی رعدہ رکھا ❊

باقی جو آپ کو پسند ہو شاید مجھکو پسند نہیں - جو مجھکو پسند ہو وہ شاید آپ کو نہیں معاف فرمائیگا ❊

راقم ایک مسیحی از فیروزپور

جناب ایڈیٹر صاحب

عرصہ سات یا آٹھ سال کا گذرا کہ بندہ نے اپنے آپکو بڑا گنہگار جان کے - اور خداوند مسیح کو گنہگاروں کا شافع پہچانکر دین عیسوی کو قبول کیا - لیکن بسبب سرکاری ملازمت عہدہ صوبہ داری ملک برہما کے اپنی قدیم جائے رہائش سے علیحدہ رہا - پر اب اپنے کام سے اس سال فراغت پاکر موقع پایا کہ اپنے آباو اجداد کے موروثی گاؤں سوگیں میں سکونت کروں - اور خدا سے دُعا میں ملتجی رہا - کہ وہ کوئی نہ کوئی انتظام کرے - جس سے اُسکی کلیسیا یہاں قایم ہو جاے تاکہ یہاں اور گرد و نواح میں اُسکا جلال ظاہر ہو - اور میں اکیلا ہی نہیں - پر بہت اسکے نام کے لیئے اور عبادت کرنیوالے ہو جائیں ۰۰ چنانچہ خداوند نے مجھ نالائق کی اس عرض کو قبول کیا - کہ پادری دھرم داس صاحب معہ عیال و اطفال - و بابو پریم داس صاحب منادلاہور کے مشنری صاحبان کیطرف سے ماہ جولائی میں رونق افروز ہوئے

❊ معلوم نہیں کہ پھر بدلنے کی کیوں ضرورت پڑی ❊ ایڈیٹر

اُنکے صاحبان نے انجیلی بشارت دینے میں بردباری صبر جانفشانی و محبت سے محنت کشی اختیار کی۔ خداوند کے نام کا شکر و تعریف ہو جسنے ہماری دُعاوں اور انکی محنتوں پر برکت نازل کی۔ ۱۵ نومبر ۱۸۹۱ء بروز اتوار فجر کی عبادت کیوقت سولہ گھرانوں نے جو شمار میں مرد۔ عورت اور بچوں سمیت ۷۰ ہیں۔ خداوند کے نام پر پادری ونصر صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا ✤

مسیحی ناظرین سے التماس ہو کر یہاں کے لئے خداوند سے دُعا کرتے رہیں کہ زیادہ اسکی برکت نازل ہو۔ اور مشن کیطرف سے گرجا گھر تعمیر کیا جاوے۔ اور زیادہ مناد یہاں کے لئے مقرر کئے جاویں۔ آمین ✤

راقم س س ح۔ از سوگر ضلع لاہور

منقولات

کیا روس ہم سے لڑیگا؟۔

روز ۱۵۔ نومبر کو بذریعہ تار خبر دیتا ہو کہ ہمارے نامہ نگار اور ایک روسی ڈپلومیٹ سے گفتگو ہوئی۔ اس شخص کی بات مستند ہو۔ وہ کہتا ہو کہ روسیوں کا ہرگز ارادہ نہیں کہ انگریزوں سے ہندوستان میں چھیڑ چھاڑ کریں اور نہ ایسا کرنا ممکن ہی ہو کیونکہ روس اور ہندوستان کے درمیان لاحل مشکلات واقع ہیں۔ ہمارا ہی کیا بلکہ ہر ایک صلح و امن پسند کا جی چاہیگا۔ کہ ایسی خوش آیندہ خبر پر اعتبار کرے۔ لیکن ہمارا ضمیر اس خیال کو قبول ہی نہیں کرتا۔ اس بے اعتباری کے لئے وجوہ موجود ہیں۔ لیکن اس سے بیشتر کہ ہم وجہ بیان کریں ہم ایسی خبروں پر اعتبار کرنیوالوں سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ تمہارے پاس اعتبار کرنے کے کیا ثبوت ہیں۔ اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت ہو تو یہہ ہو کہ جناب روس روس سُنتے سُنتے کئی پشتیں گذر گئیں۔ اور اب تک یہہ روس ہنوز بہت دُور ہی دُور ہو۔ یہہ درست ہو۔ مگر کیا کوئی اسبات سے بھی انکار کر سکتا ہو۔ کہ وہ ہمارے سر پر آگیا ہو۔ روسی شہزادہ نے جو اب کشمیر میں سیر کر چلے ہیں یہہ صاف ثابت کر دیا ہو کہ اگر ہمارے لاٹ صاحب کو معہ اپنی فوج کے کشمیر جانا آسان ہو تو روسی لوگوں کو بھی براہ پامیر وائسرائے کی ملاقات کو آنا چنداں دشوار نہیں چنانچہ ہمارے پاس اول ویسی اُنکے وعدوں کے اعتبار نہ کرنے کی بھی موجود ہو۔ علاوہ ازیں لارڈ لٹن کے وقت میں روسیوں نے ایسی ہی چالاکیاں کی تھیں۔ اُسوقت وہاں کے نیم سرکاری اخبار نے لکھا تھا کہ "جس دن جنرل کاف مان اور لارڈ لٹن کی دوستانہ سفارتیں تاشقند اور پشاور کے درمیان گذرینگی تو مسلمانوں کو معلوم ہو جائیگا کہ انگریز اور روسی آپس میں دشمن نہیں ہیں بلکہ دوست ہیں" بھلا اس اظہار کا کیا نتیجہ ہوا کیا روس ہند کیطرف پیشقدمی کرنے سے رُک گیا؟ ہرگز نہیں بس اگر اسکا ارادہ ہم سے اُلجھنے کا نہیں تو کیا اُس کو ایسے ویران ملکوں کی جیسے پامیر وغیرہ ہیں کچھ ضرورت ہو؟ کیا اُسکے پاس ویران ملک کچھ تھوڑا ہی؟ اس لئے ضرور وہ ایکدم ہندوستان کا خیال دل سے نہیں بھلاتا۔ اور برابر اودھیڑ بُن میں لگا ہوا ہو۔ صرف وقت کا منتظر ہو۔ چاہے وہ موقع اور وقت کتنی ہی مُدت کے بعد آوے۔ مگر آئیگا ضرور۔ ہاں اخبار مذکور کے ایک فقرہ کے ایک جزو پر تو ہمیں نہایت وثوق سے اعتبار ہو۔ اور وہ یہہ ہو کہ اس ہونیوالی جنگ میں فریقین کی زد درمیانی مسلمانی سلطنتوں پر بڑے زور سے پڑیگی جسطرح غلہ پیستے وقت چکی کے دونوں پاٹ بھی گھستے ہیں مگر دانہ کا تو کچومر ہی نکل آتا ہو۔ اسیطرح اس لڑائی میں کوئی جیتے کوئی ہارے مسلمانوں پر عالمگیر تباہی آئیگی اور یہہ کسی خاص کا قصور نہیں ہو۔ اگر یہہ لڑائی ہوئی تو مسلمانوں کو ہر حصہ دُنیا میں زک دیگی۔ کیونکہ باوجود اس پستی کے دنیا میں اب بھی مسلمانوں کے پاس بڑا حصہ موجود ہو۔ ہندوستان (کیونکہ یہاں بھی چھ سات کروڑ مسلمان موجود ہیں) سے لیکر یورپی ٹرکی۔ مصر۔ وغیرہ مدغاسکر تک مسلمان ہی مسلمان ہیں قریب قریب ہر طرف سے یہہ دونوں سلطنتیں مس کرتی ہیں۔ افغانستان کے ایک طرف روس دوسری طرف انگریز۔ ایران اور ٹرکی اور مصر کا بھی علی ہذالقیاس یہی حال ہو انگریزوں سے بھڑنے کے لئے روس کو۔ اور روس سے بھڑنے کے لئے انگریزوں کو ہر جگہہ یا تو مسلمانوں کو نابود کرنا پڑیگا۔ یا اُنسے نفر کا کام لیا جائیگا۔ پس مسلمان کسی طرح جنگ کے بد اثر سے نہیں بچ سکتے۔ انکے لئے اگر بہتری ہو تو اسی میں ہو کہ جنگ نہ ہو۔ لیکن یہہ بغیر ہوئے ٹل نہیں سکتی ✤

غرض یہہ جملہ معترضہ چھوڑ کر اور یہہ بات مانکر کہ مسلمان قوموں پر وقت ہی بُرا آنیوالا ہو۔ ہم یہہ سوچتے ہیں کہ بالفرض اگر روس سرکار سے لڑے تو سرکار کو کیا کرنا چاہئے۔ درحقیقت سرکار سب کچھ کر چکی ہو۔ اور کر رہی ہو۔ اسے ہمارے مشورہ کی چنداں پرواہ نہیں۔ یا بعض کوتہ اندیشوں نے یہہ سمجھ رکھا ہو کہ انکی صلاح مفید نہیں۔ خیر ہمیں اسکی کچھ پرواہ نہیں ع

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

ہم یہہ جانتے ہیں کہ گورنمنٹ ایک دم میں مدراس بمبئی کلکتہ۔ اور برہما وغیرہ سے فوجیں سرحد پر پہنچا سکتی ہو اور کچھ فوجیں ولایت سے بھی آسکتی ہیں۔ لیکن دو باتیں درقابل غور ہیں۔ کیا یہہ جنگ صرف ایشیا ہی میں محدود رہیگی؟ ہرگز نہیں۔ یہہ ضرور یورپ میں بھی ہمیں مشغول رکھے گی۔ ہم کیا یورپ میں ہمارے پاس اسقدر کافی فوج ہو کہ ہندوستان بھی بھیجیں اور یورپ میں بھی۔ فرانس ٹرکی اور روس سے جھگڑتے رہیں ہو ٹرکی اس لڑائی میں ضرور حصہ لیگا۔ کیونکہ مصر کا معاملہ ترکوں کے زخم کو تازہ کر رہا ہو۔ بس ہمکو نہر سویز

سے ہاتھ دھو بیٹھنا پڑیگا۔ اور ساحل افریقہ کے گرد ہو کر مہینوں میں ہندوستان آنا پڑا کریگا۔ علاوہ ازیں جب ہندوستان کے سب صوبوں کی چیدہ فوج سرحد پر ہوگی تو ملک کا انتظام کون کریگا؟ یہہ صحیح ہے کہ ہندوستانی سر نہ اُٹھائینگے۔ اور نہ وہ اب اس قابل ہیں مگر تاہم کچھ فوج ضرور چاہئے۔ مگر یہہ کہاں سے آئیگی جن انگریز والنٹیروں پر سرکار بھولی ہوئی ہے وہ ایک مشت استخواں ہونگے۔ اور خیرخواہ دیسی کوئی مدد نہ کر سکینگے۔ کیونکہ نہ وہ مدد کرنا جانتے ہیں اور نہ اُنکے پاس ہتھیار ہونگے۔ اس لئے اگر گورنمنٹ اب بھی مشورہ پرس کی سُنے تو ہندوستانیوں کو والنٹیر بنائے۔ کیونکہ بالفرض اگر ہندوستان انگریزوں سے ناراض بھی ہو تو تعلیم یافتہ جو صاف بیانی کے لئے ناراضگی کا سبب ہمارے الزام ہے۔ بہت سے آخر سلطنت کی تبدیلی چاہینگے کیونکہ اگر ہندوستان میں سب سے زیادہ نقصان ہوگا تو انکو ہی ہوگا۔ پھر یہہ آزادی طلب کرنا تو کیا معنی خواب میں اسکا ذکر کرنا نصیب نہ ہوگا۔ جسطرح گورنمنٹ نے مہاراج کشمیر کو پرزیڈنٹ بنا کر دیسی رئیسوں کے دل میں گھر کر لیا اسیطرح دیسیوں کو والنٹیر بنا کر اُنکے دل ہاتھ میں لے۔ اور پھر اپنی چیدہ اور علمی فوج لیکر جہاں چاہے لڑتی پھرے۔ انگریز والنٹیر اور دیسی والنٹیر ملکر ملک کی حفاظت بخوبی کر سکتے ہیں ✣

پیسہ اخبار لاہور

واقعات و آرائیں

پنجاب مشن نیوز کے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں کہ چونکہ آپ کے اکثر ناظرین واقف ہیں۔ آریہ لوگ ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ لہذا اُنکے تیوہار ہمارے تیوہار نہیں ہیں۔ تیوہار دسہرہ کی تقریب پر دفتر ہذا کے دو آریہ کلارکوں نے رخصت کی درخواست کی تاکہ تیوہار کے جلسہ میں حاضر ہوں۔ جب اُنسے وجہہ طلب رخصت دریافت کی گئی۔ تو آپ یہہ سنکر متعجب ہونگے۔ کہ ایک نے انہیں سے کہا۔ کہ "ہماری غرض صرف تماشہ دیکھنے سے ہے" یہہ حیلہ انکے اکثر فنون جنگ میں سے ایک ہے۔ اور بمقابلہ اُس بڑے ظاہر پرست فعل کے۔ جس سے اُنکے پیشوانے ویدوں کا غلط ترجمہ کیا۔ اور انکی باطنی بے اعتقادی۔ اور پبلک کو کھلانے کے لئے بیرونی اعتقاد کے مقابلہ میں یہہ چھوٹی بات ہے ✣

اُسی اخبار کے ایک نامہ نگار آیچ۔ اے۔ سی پرکنس نے اٹارسی سے لکھا ہے کہ "آپ کے پچھلے ایشو میں جنے خیال کیا کہ ایک دوست جسنے اپنا نام نہیں دیا۔ ایک اندھے حافظ کا ذکر کرتا ہے۔ جو ایک مشن ایجنٹ کی تعلیم سے موثر ہوا۔ شاید یہہ نابینا حافظ کوئی صادق شخص ہو۔ لیکن ایک نابینا حافظ ہے جسکے خلاف مجھے ضرور ہے کہ سب مشنریوں کو ہوشیار کروں۔ اور مجھے شبہ ہے کہ یہہ شخص جسکا ذکر ہوا شاید وہی ہو۔ جس شخص سے میری مراد ہے اُسکا نام عبد الحق ہے۔ اور وہ جنت تحصیل متعلقہ ضلع جھنگ کے ایک گانوں سے آتا ہے۔ وہ ایک مشن سٹیشن سے دوسرے مشن سٹیشن میں گھومتا پھرتا ہے۔ لیکن بہ نسبت ایک پتھر کے اُسمیں زیادہ نرودنداری نہیں ہے۔ اگر کوئی مجھکو لکھے اور مفصل کیفیت دریافت کرے تو ثبوت دے سکتے ہیں ✣

بقول پائونیر مدراس گورنمنٹ کو سر جیمس فرامر کمانڈر انچیف نے تحریک کی ہے کہ وہ دیسیوں کو والنٹیر فوج میں بھرتی کرے۔ سمجھا گیا ہے۔ کہ درحالیکہ یہہ اشارہ آنریبل مسٹر گارسٹن کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ لارڈ ونلاک اور آنریبل مسٹر سٹوکس سنیئر ممبر کونسل کے خیال میں ناپسندیدہ ہے۔ جو سمجھتے ہیں کہ دیسیوں کا والنٹیر ہونا بوجہ جسمانی کمزوری کے نکما ہوگا۔ علاوہ ازیں یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ بحالت ضرورت تمام یورپین اور یوریشین افسر اور کلارک ماتحت گورنمنٹ میدان اسلحہ میں طلب کئے جائینگے۔ اور اسیطرح دیسی بلائے جائینگے۔ تو سلطنت کے ملکی کام اور انتظام کے چلانے اور قایم رکھنے کے لئے کافی سٹاف باقی نہ رہیگا ✣

بیگم صاحبہ بھوپال نے بھی سرحدی حفاظت کے لئے فوج عطا کی۔ حضور والیسرائے کی دعوت کے بعد بیگم صاحبہ نے اُردو زبان میں ایک فصیح تقریر کی۔ حضور والیسرائے نے بکمال خوشی کا جوابدیا۔ اور بیگم صاحبہ کی لیاقت کی تعریف کی۔ بیگم صاحبہ بھوپال کو نذر کا پیش کرنا معاف کیا گیا۔ چتر بڑھایا گیا ✣

ضلع نڈیا کے موضع مہرپور میں ڈکیتی کی ایک سخت واردات ہوئی۔ ایک بزاز کے گھر میں جبکہ وہ باہر گیا ہوا تھا۔ ڈاکو پڑے۔ اُسکی ساس کو تلوار سے کاٹ ڈالا۔ ایک عورت خدمتگار جو پاس پڑی سوتی تھی اُسکو بھی ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ عورت کو بھی سخت ضربیں لگائیں۔ دو بچے تھے جنہیں اُٹھا کر کنوئیں میں ڈالدیا۔ ازاں بعد صندوق توڑے۔ اور جو مال از قسم زیورات و نقدی پایا اُٹھا کر چمپت ہو گئے۔ ابتک پتہ نہیں لگا ✣

پٹیالہ اخبار نے شایع کیا تھا کہ جلسہ تولید سعید ولیعہد بہادر پر کسی اخبار کے ایڈیٹر یا مالک کو مدعو نہیں کیا گیا۔ بلکہ جن معاصرین کی درخواستیں بطلب اجازت حاضری پٹیالہ میں آئی تھیں۔ انکو اجازت حاضری نہیں ہوئی اور روکدیا گیا کہ کوئی موقع حاضری نہیں ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا تھا کہ اگر اب بھی کوئی صاحب ناخواندہ مہمان آنیکی جرأت کرینگے تو یقیناً ناکام واپس جائینگے۔ اخبار عام بحوالہ ایک اخبار کے لکھتا ہے کہ با ایں ہمہ ۱۵۔ ایڈیٹر پٹیالہ میں پہنچ چکے ہیں ✣

سراج الاخبار بحوالہ لاہور پنچ رقمطراز ہے۔ کہ لاہور میں ۲۶ نومبر کی رات کو ایک عجیب واقعہ ہوا۔ محلہ زچھووالی میں ایک کشمیری کے گھر برات آئی۔ لڑکی والے

نے کچھ نا پسند کیا۔ براتیوں نے کھایا۔ جب کھا کر فارغ ہوئے تو سب براتیوں کو قے اور دست شروع ہو گئے۔ لڑکی والوں کے ہوش اُڑ گئے کہ یہہ کیا معاملہ ہے۔ آخر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کسی نے شرارت کر کے زردے کی دیگ میں جمالگوٹہ ملا دیا تھا۔ مگر خیر گذری کہ کوئی موت واقع نہ ہوئی +

فرانس میں کبورٹ نام ایک دولتمند لیڈی ۲۳ لاکھ پونڈ چھوڑ مری۔ اور وصیت کر گئی ہے کہ اگر کوئی فرانسیسی ۵۰ آدمیوں یا اُس سے زیادہ آدمیوں کا قافلہ بنا کر ملک افریکہ کے اُن جنگلوں کی انتہا تک جہاں آج تک کوئی نہیں گیا ہے۔ چلا جائے۔ اور نصف آدمی صحیح و سلامت لیکر فرانس کو واپس آئے تو یہہ روپیہ اُسکو دیا جائے۔، کیا اولوالعزمی ہے! +

افسوس کی بات ہے کہ مسیحوں کے خلاف چینی ہنگامہ سازی روبہ تنزل نہیں۔ بلکہ روبہ ترقی معلوم ہوتی ہے۔، پایونیر بحوالہ ڈیلی کرانکل لکھتا ہے۔ کہ ۲۴ نومبر کو ایک اَور بازار قتل گرم ہوا۔ مفسدوں کی چند گروہوں نے ٹیکن اور سانگی میں بلجیم مشن کے سٹیشنوں کو لوٹا۔ اور آگ لگا دی۔، کہتے ہیں کہ اس ہنگامہ پر ۳۰۰ سے زیادہ مسیحی قتل کئے گئے ہیں۔ اے مالک پاک اور برحق تو کبتک عدالت نہ کریگا۔ اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیگا؟ +

مسٹر لیٹل ڈیل نے کل شام کو رائل جاگریفکل سوسائیٹی کے روبرو ایک کاغذ پڑھا جسمیں اُنکے سفر پامیر کا بیان تھا۔، بقول اسٹنڈرڈ مسٹر لیٹل ڈیل کا بیان ظاہر کرتا ہے کہ گرٹ برٹن کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی پوزیشن (حالت) کو کشمیر میں اُسیقدر مستحکم و مضبوط بنائے۔ جیسا کہ سرحد پشاور و کوئٹہ پر ہے +

روسی ترکستان کے گورنر نے اُس فرمانبردار طریقہ کے لئے جس سے اُنے حصہ پامیر متعلقہ روس میں سفر و سیاحت کرنے میں تعمیل احکام کی۔ کرنیل یانوف کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم جو زیر کرنیل یانوف تھی وہ فوجی قسم کی تھی +

نامہ نگار پسرور ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ کہ تحصیل پسرور میں ایک عیسائی ناظر ہیں۔ اُنکی پانی کی صراحی میں کسی دشمن نے زہر ملا دیا۔ پیتے وقت پانی کی رنگت کو دیکھکر شک ہوا۔ صراحی و گلاس برائے امتحان ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجا گیا تو معلوم ہوا کہ زہر آمیختہ ہے۔، لیکن بغیر دیکھے ناظر صاحب جو عیسائی ہیں کسی کا نام نہ لے سکے اور رپورٹ داخل دفتر ہوئی +

پسرور میں ایک زنانہ شفاخانہ مشن کیطرف سے ہے جسکی سپرنٹنڈنٹ ایک یورپین لیڈی ہیں۔ انکی نسبت شریر لوگوں نے مشہور کیا کہ وہ عورت نہیں بلکہ بلباس زنانہ ایک مرد ہے۔ عورتوں کو وہاں ہرگز نہ جانا چاہیے۔، کئی روز تک شفاخانہ کو وقت اُٹھانی پڑی۔ آخر کو لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہہ ایک واہیات خبر ہے۔ اور اب مستورات پھر شفاخانہ میں آنے اور فائدہ اُٹھانے لگی ہیں۔ اور لوگ میم صاحبہ کو برائے معالجہ اپنے گھروں پر بلاتے اور اُنکی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔، شریر لوگوں سے خداوند محفوظ رکھے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حضور قیصر ہند کی صحت بفضل خداوند نہایت عمدہ ہے۔ وہ بہت محنت کرتی ہیں۔ برفباری کیوقت ہوا خوری کے لئے باہر نکلتی ہیں۔ ڈاکٹروں نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے +

یہودیوں کے خلاف روس میں کئی جگہہ بلوے ہوئے چھہ سو یہودی زخمی اور سو قتل کئے گئے۔ ان یہودیوں کا پچاس لاکھ روبل کا اسباب لوٹ لیا۔ سیکڑوں یہودی جنگلوں کو بھاگے اور فاقوں سے مر گئے +

مغربی ساحل افریکہ کے انگریزی جزیرہ مشا کے پر فرانس زبردستی کے ساتھہ قابض ہونا چاہتا ہے۔ فرنچ کپتان نے وہاں انگریزی علم توڑ ڈالا۔ اپنا علم نصب کیا۔ انگریزی قایم مقام کو قید کر لیا +

۲۳۔ نومبر کو خبر آئی کہ فرانس و جرمنی میں سخت وبائے انفلوئنزا پھیلی ہے۔ اس خوفناک وبا کے باعث فرانس اور جرمنی میں عموماً مدرسے بند کئے گئے ہیں +

افسوس کی خبر ہے کہ لارڈ لٹن صاحب سابق وائسرائے ہند ۲۵ نومبر کو لنڈن میں رہگرائے عالم بقا ہوئے۔ آپ بیمار تھے اور مرض تشنج قلب تھا۔ مرنا برحق ہے +

شہنشاہ جرمنی نے بڑی بہادری کا کام کیا۔ کہ پارلیمنٹ سے ایسا قانون پاس کرایا جسمیں تمام سرکاری عہدہ داروں خصوصاً فوجی ملازموں کو شراب سے پرہیز کرنیکی ہدایت ہے +

پرتگیزی خزانہ کی حالت کے سبب افسران کلونی کی تنخواہیں تخفیف کرنے کی ضرورت ہوئی۔ پرتگیزی ہند کے گورنر جنرل کی تنخواہ ۲۳ ہزار سالانہ تھی۔ اب ۱۵ ہزار قرار دیگئی +

سنگھائی میں ایک انگریز کو نو ماہ کی قید اس جرم میں ہوئی کہ وہ چینی لوگوں کی ایک خفیہ سوسائیٹی کو ہتھیار بہم پہنچاتا تھا +

بمبئی میں ایک ایرانی محمد ابراہیم نامی پکڑا گیا ہے۔ یہہ شخص پانچ روپیہ کے جعلی نوٹ بنایا کرتا تھا۔ بہت لوگوں نے ان نوٹوں کے لین دین میں بہت نقصان اُٹھایا یقین ہے کہ اور جعلساز بھی پکڑے جائیں +

آج کل اخبارات میں یہہ خبر مشہور ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں ریلوے مسافروں کے کرایہ میں تخفیف

کی جائیگی۔ اگر یہ حقیقت میں سچ ہو تو آیندہ ریلوے آمدنی میں ترقی ہوگی۔ اور مسافر بھی زیادہ سفر کرینگے ٭

اجمیر اور میرواڑہ میں خیراتی کاموں پر دس ہزار آدمی لگائے گئے ہیں۔ نصیرآباد سے لیکر ٹی تک ریل بچھے سے اور بہت مزدوروں کے لئے کام نکلے گا اور یوں قحط زدہ لوگوں کی امداد ہوگی ٭

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہو کہ تمام ضلع اجمیر کے کنوئیں سوکھ گئے۔ حکام کی تجویز ہو کہ پانچ گاڑی بند کردیجائے ریلوے انجن کو پانی نہیں ملتا۔ اگر میونسپل بورڈ نے بوڑھے پشکر سے پانی لانے کا بندوبست نہ کیا تو وہ مصیبت ہوگی کہ لوگ کربلا کو بھول جائینگے ٭

مارواڑ کے تمام پرگنات میں قحط سالی کا خوفناک اثر ظاہر ہو رہا ہو۔ مگر اتنی خیر ہو کہ ریل کی وجہ سے غلہ برابر چلا آرہا ہو۔ رنج کیطرف سے کنگالوں کی پرورش کا کچھ انتظام نہیں ہوا ٭

کلکتہ میں ۱۸۔ نومبر کو ایک مارواڑی سوداگر پر چیف پریسیڈنسی عدالت سے پانسو روپیہ جرمانہ اس جرم میں ہوا کہ اُسنے ریلی براور زکانشان اپنے گٹھہ پر لگادیا تھا ٭

شیخ سلیم کی بیوہ کو۔ جسکے قتل کا الزام ویدم کے ایک گورے پر لگایا گیا تھا کوشش مسٹر شوان و مسٹر کین ممبران پارلیمنٹ ایک سو پچاس روپیہ سالانہ پنشن ملا کریگی ٭

راولپنڈی کے اوکل مال گدام میں قیمتی چیزیں چوری ہوگئیں۔ وہ افسر جسکو پر آمد مال کا چارج ہو معطل کیا گیا۔ اُسپر بے پروائی کا شک ہو تحقیقات بسرگرمی جاری ہو ٭

لاہوری اخبار عام کے پنڈت گوپی ناتھ صاحب نے بقول سراج الاخبار سول و ملیٹری گزٹ پر لائبل کی نالش دایر کردی ہو۔ ۷ انومبر کو مدعی کا اظہار لیا گیا ٭

امرتسر کے گرجا میں پچھلے دنوں جو چور پڑے تھے انکا سراغ ابتک نہیں ملا۔ اب خبر آئی ہو کہ ڈلہوزی کے گرجا پر چور پڑے اور آٹھ سو روپیہ کا اسباب فرش فروش وغیرہ اُٹھا کر لیگئے۔ انکے سراغ لگانے پر پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہو ٭

گورداسپور۔ ایک کنسٹیبل تھانہ فتحگڈھ کو ایک عورت سے ایک گڑہ بطور رشوت لینے کے جرم میں جہتہ زرچند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے محکمہ سے چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ٭

سفیر ہند دہلی ناقل ہو کہ انبالہ میں ایک جلسہ افسران تاربرقی کا تخفیف محصول پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔ تاکہ لوگ بکثرت تار دینے کا موقعہ حاصل کریں ٭

۱۷۔ نومبر کو کرنال میں فساد ہوا۔ ۴ ہزار روپیہ کا اناج لوٹا گیا ٭

روسی شہزادہ گلشن علی گڈھ کی قواعد سواران دیکھینگے ٭

سرکاری خبریں

کرنیل الف ایم پیج صاحب کے پنشن پر تشریف لیجانے پر مسٹر آے تی زمنس صاحب ضلع فیروزپور کا اہتمام لینگے ٭

لالہ لچھمنداس بوپلے بی اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال و لالہ زائنداس مرواہا قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ کی خدمات چیف کمشنر صاحب ممالک متوسط ہند کے تفویض ہوئی ہیں ٭

لالہ ہربھگوانداس قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی لالہ زائنداس کو کام سے سبکدوش کرینگے ٭

تار کی خبریں

لنڈن۔ ۱۷ نومبر۔ اخبار اسٹنڈرڈ کا بیان ہو کہ لارڈ سالسبری نے رستم پاشا ترکی سفیر متعینہ لنڈن کو اطلاع دی کہ گو میں تاریخ مقرر نہیں کرسکتا کہ برٹش کب مصر کو خالی کرینگے۔ مگر اس کے خلاف میں نہیں ہوں کہ معاملات مصر میں ٹرکی سے معاہدہ کی گفتگو شروع کردں۔ مگر ۱۸ تاریخ کے تار سے معلوم ہوا کہ اسٹنڈرڈ کا یہ بیان غلط ہو۔ سرکار کیطرف سے بیان کیا گیا ہو کہ وزیراعظم نے ایسی کوئی اطلاع نہیں دی ٭

پیرس ۱۹ نومبر۔ ایم ڈی جیرس روسی وزیر دول خارجہ آج یہاں داخل ہوئے۔ لیکن انکے آنے کی وجہ بیان نہیں کی گئی ٭

پیرس ۲۰ نومبر۔ ایم ڈی جیرس جب پیرس کی سیر کرینگے۔ تو جرمن کو جائینگے اور جنرل وان کیپروی سے جو جرمنی چنسلر ہیں ملاقات کرینگے۔ معتبر طور پر بیان ہوا ہو کہ ایم ڈی جیرس فرانس کے ساتھ کوئی عہدنامہ اتحاد کرینگے ٭

شکارپور ۲۰ نومبر۔ میر علی مراد خان صاحب بہادر والی خیرپور سندھ ۱۹ نومبر کو یہاں بذریعہ سپیشل ٹرین پہنچے۔ ۱۹ توپ سلامی سر ہوئیں۔ استقبال کے لئے صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر اسٹیشن پر گئے۔ کل لارڈ ہیرس صاحب گورنر بمبئی بھی تشریف لائے ٭

بمبئی ۲۳ نومبر۔ مسٹر نصروانجی مہتہ جل بسے تیسرے روز کی رسم کے متعلق ۲ لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ خیرات کیا گیا ٭

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی - آئی - ای - پریزیڈنٹ - بابو رائے بروده صاحب کنٹھ لاہری وایس پریزیڈنٹ - لالہ منسارام صاحب ساہوکار - لالہ راجمیداس صاحب - منشی محمد بخش صاحب - مسٹر آیم وائلی صاحب - سید غلام محمد صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب - لالہ منسارام صاحب سوداگر پارچہ - لالہ گوپی مل صاحب - سید خورشید علی صاحب ممبران *

واقعہ ۱۳ - اگست سنہ ۹۱ء

نمبر ۱ - رزولیوشن نمبر ۱۳ - مورخہ ۱۰ فروری ۹۱ء نسبت معافی مانگنی مسٹر بانو صاحب کمیٹی میں پیش ہوئی اور لالہ راجمیداس صاحب نے یہہ امر پیش کیا کہ محلہ سے اس امر کی نسبت کیفیت بیجاوے کہ فروری سنہ ۹۱ء سے آجتک کاغذات کیوں پیش نہیں کئے گئے ۔ **تجویز** ہوئی کہ کثرت رائے فیصلہ پریزیڈنٹ صاحب سے مسٹر بانو صاحب کا جواب لینے کی ضرورت نہیں رہی البتہ اتفاق کمیٹی سے دربارہ ویرے کاغذ پیش کرنے کے لئے احمد شاہ سکرٹری صاحب درنہیت رائے اہلمد کا جواب تحریری روبرو مسٹر آیم وائلی و مولوی محمد حسن صاحب پیش ہوکر مع رائے انکے جنرل کمیٹی میں پیش ہووے *

نمبر ۲ - رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۷ مورخہ ۱۴ جون سنہ ۹۱ء بدین مضمون کہ قواعد کارروائی کمیٹی جو پہلے سے کمیٹی نے بنائے ہوئے اور منظور کردہ گورنمنٹ ہیں وہ اس کمیٹی کی حالت کے عین مناسب ہیں کسی جدید قواعد کے مرتب کرنیکی ضرورت نہیں ہے ۔ **تجویز** ہوئی کہ اتفاق رائے کمیٹی سے رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے - کاغذات داخل دفتر ہوں *

نمبر ۳ - سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۹ جولائی سنہ ۹۱ء نسبت انتظام پردہ ہائے پیش دکانات شہر اسکے کہ عام طور پر جو کارروائی کی گئی انہیں کسی قسم کی سختی نہیں لوگ درخواست دیکر صبح سے شام تک اجازت لگانے پردہ کی حاصل کر سکتے ہیں - اور جنہوں نے ۹ جولائی سے آجتک درخواست دیکر اجازت حاصل نہیں کی - انکو واسطے تعمیل حکم جنرل کمیٹی ہدایت کرنے میں کوئی سختی نہیں ۔ **اتفاق** رائے سے تجویز ہوئی کہ تجویز سابقہ مناسب ہے بدستور قایم رہے کسی تغیر تبدل کی ضرورت پائی نہیں جاتی *

نمبر ۴ - رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۷ مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۹۱ء بدین مضمون کہ ایکٹ ٹیکا دینمبر ۱۳ سنہ ۸۰ء اس میونسپلٹی میں نافذ کیا جاوے - **تجویز** ہوئی کہ غور اور فیصلہ کے لئے جلسہ خاص میں پیش ہو *

نمبر ۵ - رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۹۱ء نسبت لگانے دروازہ ابراہیم ساکن لودیانہ شہر اسکے کہ سایل محض اپنے ہندو ہمسائیگان کی تکلیف دہی کے لئے دروازہ لگانا چاہتا ہے - اسکی درخواست نامنظور کیجاوے ۔ **تجویز** ہوئی کہ کثرت رائے سے رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے *

نمبر ۶ - رپورٹ سید غلام محمد صاحب ممبر شہر اسکے کہ علاوہ گاڑی ہائے پاخانجات کو تخفیف کرکے خاکروبان پاخانجات کو حکم دیا جاوے کہ گدہ قریب ناکہ پر کھڑا ہوا کرے اُسمیں میلا ڈال دیا کریں ورنہ ایک گدہ نوکر رکھا جاوے اسمیں کفایت خرچ میونسپل ہے ۔ **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی صفائی و خواجہ احسن شاہ صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر رائے پیش کریں *

نمبر ۷ - رپورٹ تحصیلدار صاحب لودیانہ بذریعہ حکم جناب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بمراد منظور کئے جانے تنخواہ ایک محرر بحساب ۸ ماہوار واسطے تیاری فردات رائے دہندگان حلقہ نمبر ۱ حلقہ سردار علی محمد خانصاحب و حلقہ نمبر ۱ حلقہ لالہ نوبت رائے متوفی کمیٹی میں پیش ہوئی ۔ **زبانی** رپٹ رائے اہلمد معلوم ہوا کہ فردات تحصیل لودیانہ سے مرتب ہوکر آگئی ہیں اب ضرورت کسی محرر مقرر کرنے کی نہیں رہی - تجویز ہوئی کہ جواب اسکا دیا جاوے *

نمبر ۸ - درخواست لالہ منسارام صاحب ساہوکار ممبر میونسپل کمشنر شہر اسکے کہ چپڑاسی میونسپل جو پہلے گھاٹ پر تعینات تھا اُسکے علیحدہ ہوجانے سے گھاٹ پر بدانتظامی پھیل رہی ہے جو قواعد زیر دفعہ ۹ کمیٹی نے بنائی تھی اسپر عمل درامد نہیں و حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کہ جب کمیٹی نے قواعد بنائی تو اب نگرانی کس لئے نہیں کرتی بموجب قواعد ہونی چاہئے ۔ **تجویز** ہوئی کہ رامون چپڑاسی کو گھاٹ پر مقرر کیا جاوے وا روغہ نگرانی رکھے - اور وایس پریزیڈنٹ صاحب کی خدمت میں حلقہ کا چپڑاسی جس حلقہ کو دیکھنا منظور ہو صبح و شام وہ وقت حاضر ہوجایا کرے اور وایس پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ رامون چپڑاسی جو ہمارے پاس ہے اگر کمیٹی چاہے تو ہم اسکو دیدینگے - بشرطیکہ بجائے اسکے کوئی دوسرا چپڑاسی بھی ہمکو ملے - اور لالہ راجمیداس صاحب نے تائید کی *

نمبر ۹ - درخواست داروغہ صفائی شہر اسکے کہ تا ایام برسات واسطے اٹھانے ریت نالیات کے ایک گدہ نوکر رکھا جاوے - وحکم صاحب پریزیڈنٹ کہ یہہ کام ضروری ہے داروغہ صفائی ایک گدہ رکھ لیوے - کاغذات بمراد منظوری کمیٹی میں پیش ہوں معہ کاغذات متعلقہ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی صفائی و رائے وایس پریزیڈنٹ بابت تقرر ایک نفر گدہ تا ایام برسات منظور کیجاوے بعد برسات کے گدہ موقوف کیا جاوے *

نمبر ۱۰ - سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۴ مورخہ ۲۱ مئی سنہ ۹۱ء شہر اسکے کہ منشی عبدالرحمن کو اجازت بنانے

برآمدہ کی چبوترہ پر جو اُسکی ملکیت مقبوضہ اُس کا ہی ملنے اور تھڑا اُس سے ۲ فیٹ کا راستہ چھوڑ کر بناوے ۔ **تجویز ہوئی** وائس پریزیڈنٹ اور خواجہ احسن شاہ صاحب بملاحظہ موقع رائے پیش کریں ۔

نمبر ۱۱ ۔ درخواست بابو رام برہمن کہ مجھکو بحکم رزولیوشن نمبر ۴ مورخہ ۷ مارچ ۱۸۸۷ء اجازت تعمیر مکان اس لئے نہیں ملی تھی کہ میرے مکان کے آگے سے تعزیہ سیدان جاتا تھا اور حکم لینے معاوضہ زمین کا ہوا تھا جو مینے منظور نہیں کیا ۔ اب تعزیہ سیدان نکلنا بند ہو گیا ہی ۔ اسلئے مجھکو اُس زمین پر تعمیر مکان کی اجازت ملنی چاہیے وحکم صاحب پریزیڈنٹ دوبارہ غور کے لئے کمیٹی میں پیش ہوئی ۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ درخواست دوبارہ غور ہونے کے لئے جنرل کمیٹی میں پیش ہونیکی ضرورت پائی نہیں جاتی تجویز سابقہ درست ہی ۔

نمبر ۱۲ ۔ عرایض رخصت ملازمان جو بسبب ضرورت دیگئی ہیں ہمراہ اطلاع کمیٹی میں پیش ہوئیں ۔

۱/۱۲ عرضی رخصت تحصیلدار چونگی تعدادی ایک ماہ سات یوم ۔

۲/۱۲ عرضی رخصت بابو نتھا مل اوورسیر تعدادی ایک ماہ ۔

۳/۱۲ عرضی رخصت میونسپل سکرٹری تعدادی دس یوم ۔

تجویز ہوئی کہ کمیٹی کو منظوری رخصت کے بارہ میں اتفاق ہی رائے صاحب پریزیڈنٹ سے اتفاق ہی ۔ کاغذات داخل دفتر ہوں ۔

نمبر ۱۳ ۔ روبکار صاحب سول سرجن مشعر اسکے کہ جو اشیا خوردنی ناقص واسطے تلف کرنے کے اُٹھوائی جاتی ہیں اُنکے لئے ایک گدھا نوکر رکھا جاوے ۔ حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ ایسی اشیا ناقص اول تو مالکان سے اُٹھوائی جاویں ورنہ بصورت ضرورت مزدور لگایا جاوے ۔

تجویز ہوئی کہ رائے صاحب پریزیڈنٹ سے اتفاق ہی صاحب سول سرجن کو اطلاع دیجاوے ۔ (باقی پھر)

اشتہار

سید کرامت علی ولد سید بشارت علی ڈاکٹر جو صیغہ ملٹری میں ملازم تھے اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہوکر بمقام لودیانہ سکونت پذیر ہوئے تھے ۔ ۴ نومبر ۱۸۹۰ء کو اُنکا انتقال ہو گیا ۔ ایک لڑکا بعمر ڈیڑھ سال جسکا نام امانت علی تھا اور ایک لڑکی امینہ بیگم جو انکی بیوی حاجی بیگم کی برادرزادی تھی ۔ اور جسکو انہوں نے بطور متبنیٰ کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال ہوگی پیچھے چھوڑ گئے قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے روسے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام نہاد امینہ بیگم کے تھے اپنی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار تین سو روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا ۔ چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو اُنکا گارڈین مقرر کیا ۔ کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہو گیا ۔ صرف امینہ بیگم زندہ رہی ۔ ماہ مئی ۱۸۹۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہو گئی ۔ مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرزا نے دعویٰ کیا کہ امینہ بیگم ہماری پھوپھی زاد بہن تھی اُسکی جائداد کے وارث ہم ہیں ۔ چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا ۔ اور مکان میں سے ثلث حصہ پر انکو قابض کر کے رسید حاصل کر لی ۔ اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان از ان امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی اُسکی بابت بھی غلام رسول و مسماۃ حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ پھر بھی ہمارا حق ہی ہمکو ملجاوے ۔ لہذا اشتہار ہذا بمیعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہی کہ جس کسیکو کوئی عذر یا دعویٰ نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے ۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد کسیکا دعویٰ سماعت نہ ہو گا ۔ اور ہم بری الذمہ ہونگے ۔

المرقوم ۲۵ ۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

المشتہران

العبد	العبد	العبد
محمد حسن	جعفر حسین	میر محمد سعید

التماس

ناظرین ! ۱۸۹۱ء کے پچھلے مہینے کا یہ پہلا نمبر ہی یکم جنوری ۱۸۹۲ء سے آپ کے معزز نام نورافشاں کے نئے رجسٹر میں درج کئے جائینگے ۔ بعض نام اس سے خارج ۔ اور بعض نئے داخل ہونگے ۔ اور کثیر التعداد اشخاص سے نام ۔ جو گویا اس اخبار کے معاون ۔ اور مستقل سبسکرائیبر ہیں پرانے رجسٹر سے نئے رجسٹر میں درج ہونگے ۔ اگرچہ ہم شکر گذار ہیں کہ نادہند خریداروں کی نامناسب روش و بدسلوکی کے لئے دیگر اخبار والوں کیطرح ہمیں واویلا کرنے اور بسخت زبانی تقاضہ شدید ۔ اور دھمکیوں اور منتوں کی نوبت نہیں آئی ۔ تاہم اتنی شکایت ضرور کرتے ہیں کہ بعض صاحبان جنکی حسب درخواست ۔ بلا ارسال قیمت پیشگی ۔ بلحاظ اعتبار اخبار جاری کر دیا جاتا ہی ۔ سال تمام ہونے پر بھی ادائے قیمت پر متوجہ نہیں ہوتے ۔ اور بمجبوری واجب الادا زرچندہ کو بٹہ کھاتہ لکھکر انکا نام خارج از رجسٹر کیا جاتا ہی ۔ امید ہی کہ ۱۸۹۲ء شروع ہونے سے پہلے وہ صاحب جنکے ذمہ سنہ رواں کی بابت قیمت نورافشاں باقی ہی ادا فرمائینگے ۔ اور سال آیندہ کیلئے پیشگی زرچندہ مرحمت کرینگے ۔ ایڈیٹر

اعلام

بعض مسیحی ناظرین نور افشاں کسی عمدہ و مفید مباحث (مضمون) پر رسالے لکھتے۔ اور چاہتے ہیں کہ وہ سلسلہ وار نور افشاں میں شایع کئے جائیں۔ اور دو تین مضمون اس قسم کے ہمارے پاس پہنچے ہیں ۔۔ اگرچہ ہم انہیں پسند کرتے۔ لیکن افسوس کرتے ہیں کہ نور افشاں کا میدان سلسلہ وار رسالوں کے لئے بہت تنگ اور محدود ہے۔ بہتر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے رسالے علیحدہ چھپوا کر فروخت یا تقسیم کئے جائیں۔ اور وہ مطبع ہذا میں عمدہ اور ارزاں چھپ سکتے ہیں + ایڈیٹر

ضرورت

مشن سکول ملتان کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے جس نے جونیر انگلو ورنیکولر پاس کیا ہو تنخواہ عـ۲۵ ہو گی۔ درخواستیں فوراً آنی چاہئیں +

المشتہر ولیم کیمبل سپرنٹنڈنٹ

لودیانہ

بقیہ لودیانہ میں مشنری صاحبان کا اجتماع

۲۴ نومبر کو وقت معین پر سنڈ کی مجلس پھر فراہم ہوئی۔ صبح کیوقت ایک گھنٹہ سے زیادہ عبادت الٰہی میں گذرا۔ اسکے بعد سنڈ کی کارروائی کیوقت ڈاکٹر کلیسی صاحب کی ۲۲ نومبر کی تقریر میں سے ایک سوال کے جواب دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ جو کلیسیاؤں کے سلف سپورٹنگ ہونے کے بارے میں تھا۔ اور ایک عمدہ جواب اسکی بابت دیا گیا جو بطور رسالے کے لکھکر سکرٹری صاحب کو دیا جائیگا۔ جسکو صاحب موصوف اپنی رپورٹ کے شامل کرینگے ۔۔ ڈاکٹر فلپ صاحب کے لکچر کے لئے سنڈ نے انکا شکریہ ادا کیا۔ اور دیگر امور پیش ہوتے رہے۔ شام کیوقت عبادت ہوئی +

۲۴ تاریخ کو سنڈ کا جو کچھ تھوڑا سا کام باقی تھا۔ کچھ صبح کو اور باقی شام کو پورا ہو گیا۔ افسوس کہ مولوی صفدر علی صاحب کے مضمون پڑھنے کے لئے سنڈ کو بسبب کم فرصتی کے موقعہ نہ ملا ۔۔ سنڈ کا آیندہ اجلاس بھی لودیانہ ہی میں منعقد ہوگا۔ جسکے لئے تاریخ ۱۹ نومبر ۱۸۹۲ء مقرر ہوئی۔ دُعا کے لئے کچھ وقت ٹھہرایا گیا۔ اور تمام دُنیا میں جہاں جہاں کہ مسیحی لوگ آباد ہیں نئے سال کے اوّل ہفتے میں خاص طور سے روح کے نازل ہونے۔ اور خدا کے کام کے لئے دُعا کرنے کے واسطے سنڈ کیطرف سے ایک درخواست بھیجے جانے کی تجویز منظور ہوئی ۔۔ قریب آدھ گھنٹہ دُعا میں مشغول رہکر سنڈ برخاست ہوئی ۔۔ دیسی خادمان دین ایک ایک کرکے جانے شروع ہوئے۔ اور دو دن کے عرصے میں سوا دو پادری صاحبان کے اور کوئی نہ رہا۔ سب اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے۔ صرف انگریز پادری صاحبان پیچھے رہ گئے۔ کیونکہ دونوں مشنوں یعنی فرخ آباد اور لودیانہ مشن کی کونسل میٹنگیں یہاں ہو رہی ہیں +

۲۵ تاریخ کو صبح کے ساڑھے سات بجے ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب نے وعظ کیا۔ وعظ زبان انگریزی میں تھا۔ نہایت سرگرمی اور جوش کے ساتھ صاحب نے اپنے نادر خیالات ظاہر کئے ۔۔ سامعین سب انگریز اور چند دیسی پادری صاحبان تھے وعظ کا مضمون قربانی کی آگ تھی۔ اور پرانے عہد نامہ میں سے دو شخصوں کا ذکر کیا۔ جنکو خدا نے قربانی کیوقت مار ڈالا تھا۔ اُن مردہ شخصوں کی مثال اس موجودہ زمانے کے بعض لوگوں سے دی۔ اور فرمایا کہ بعض مردہ خادمان دین بھی ہیں بعض مردہ کلیسیائیں ہیں بعض مردہ اُستاد ہیں وغیرہ۔ جو ان دو شخصوں کی مثال ہیں ۔۔ آگ دو قسم کی بتائی ایک نیچرل اور دوسری سوپر نیچرل ۔۔ اول الذکر وہ ہے جسکو لوگ جلا لیتے اور قربانی کیوقت استعمال کرتے تھے۔ لیکن مقدم الذکر وہ ہے جو بعض وقت خاص طور سے آسمان سے نازل ہوئی۔ اور قربانی کو چاٹ گئی۔ مثلاً۔ بعل کے پوجاریوں کے مقابل میں ایلیاہ کی قربانی پر آسمان سے آگ نازل ہوئی۔ اور آجکل اُس کا ظہور پاک روح کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور پاک کلام کی مثالوں اور دلیلوں سے ان باتوں کو بخوبی ثابت کیا ۔۔ شام کیوقت صاحب موصوف نے پھر وعظ کیا۔ وہ بھی نہایت عمدہ اور موثر وعظ تھا۔ جو۔ ا تسلونیقیوں کا ا باب اور ۵ آیت پر تھا ۔۔ اسمیں ڈاکٹر صاحب نے لفظ انجیل کی تشریح اور تفسیر بیان کی۔ اور پھر اسکی بشارت کے طریقے کا بیان کیا۔ کہ ممکن ہے کہ وہ محض لفظی بشارت ہو۔ کہ جس سے مطلق فایدہ نہ ہو سکے۔ بلکہ وہ محنت رائگاں ثابت ہو گی اور پھر انجیلی طاقت کا بہت عمدہ بیان کیا۔ اور پاک کلام سے اسکی مثالیں نکالکے سُنائیں ۔۔ پھر اسبات کا بہت بیان کیا۔ کہ انجیل کی بشارت دینا ایک بات ہے۔ اور اُسپر گواہی دینا دوسری بات ہے۔ اگر ان دونوں طریقوں سے انجیل کی بشارت دیجائے تو ضرور فایدہ بخش ہوگی۔ بلکہ اپنی طاقت کو ضرور دکھلاویگی +

ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب ایک بڑے لایق و فایق واعظ ہیں جنکا دل نہایت سرگرمی اور جوش سے بھرا ہوا ہے۔ اور خدا کی روح کی آگ سے روشن ہے۔ اس لئے اُنکا وعظ ہر ایک دل پر موثر ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ جہاں جہاں صاحب موصوف وعظ سُناتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہونگے + ۴

۴ اس دینی اجتماع سے بہتوں کو از حد روحانی فائدہ ہوا ہے۔ کیونکہ روحانی مزاج عالم و فاضل صاحبان کے عالی خیالات اور نادر بیانات سے بہت سی روحانی خوراک مسیحیوں کو حاصل ہوئی ہے +

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر آیم وائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا